اِلتجا

اے مالک کونین میری عرض یہ سُن لے
ذُوّاروں میں شبیر کے تُو مجھ کو بھی چُن لے

میں بھی درِ شبیر پہ سر اپنا جُھکاؤں
اور اپنی مرادیں درِ شبیر سے پاؤں

جو ارض مقدّس نہیں کم باغِ جِناں سے
ہے آرزو میں لَوٹ کے آؤں نہ وہاں سے

سُن لے علی اکبر کی جوانی کا وسیلہ
معصوم کی ہے تشنہ دہانی کا وسیلہ

عابد نے جو مانگی ہے دعاؤں کا وسیلہ
چھینی گئی سر سے جو رِداؤں کا وسیلہ

ہے مولیٰ تجھے واسطہ غازی کے علم کا
جو عون و محمد پہ ہے گُذرے وہ ستم کا

زینب کی اسیری کا ہے ، بانو کے فُغاں کا
گالوں پہ سکینہ کے طمانچوں کے نِشاں کا

عاشور کو اکبر نے جو دی ہے وہ اذاں کا
اور واسطہ بے شیر کی ہے سُوکھی زباں کا

ہمراہ مفضل ط ع کے مقدر یہ جَگادے
یارب ہمیں تُو روضۂ شبیر دِکھادے

عبد سیدنا ط ع

فیروز غضنفر بھائی راج

— کھام گاؤں